زبان کا استعمال اور اس کے معاشرے پر اثرات

ام عزیز الرحمٰن (شاہکوٹ)

﴿الحمدلله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله اما بعد﴾

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کو اور بہت سی نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے' وہاں زبان اور اس میں قوت گویائی بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر زبان بظاہر گوشت کا ایک لوتھڑا ہے' لیکن اس کی معمولی حرکت پر دنیا میں اچھائی اور برائی کے واقعات رونما ہونے کا مدار ہے۔

ایک طرف اسی زبان کی وجہ سے مؤذن صدائے توحید ورسالت کے نغمے بکھیرتا ہے' ایک مقرر اور خطیب اسی زبان سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے۔ یہی زبان اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کی تلاوت کر کے قلب و روح کو نورِ ایمان سے منور کرنے کا سبب بنتی ہے۔ اسی زبان کے ذریعے انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے اہم فریضے کو بجالاتا ہے' تو دوسری طرف ایک انسان اسی زبان سے جھوٹ کا ارتکاب کرتا ہے۔ چغل خوری کر کے خاندانوں میں فتنہ وفساد برپا کر دیتا ہے۔ یا اسی زبان سے مسلمان بھائی کی غیبت کر کے مردار کھاتا پھرتا ہے۔ الزام تراشی' گالی گلوچ جیسے گھٹیا افعال اسی زبان سے سرزد ہوتے ہیں۔ دوسرے مسلمان بھائی کی دل آزاری اور ایزاء رسانی کا سبب بھی یہی زبان ہی بنتی ہے۔

کبھی یہ زبان طاؤس و رباب کی محفلیں سجا کر معاشرے میں فحاشی وعریانی پھیلانے کا سبب بن جاتی ہے۔ کبھی یہ زبان عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں دے کر حقدار کو اس کے حق سے محروم کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں' کبھی بش (جنگی جھاڑی) موجودہ (فرعون) کی زبان حرکت میں آتی ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور یوں عراق اور افغانستان کے مسلمانوں کی تباہی آجاتی ہے اور امریکی فوجیوں کی تفریح طبع کا سامان مہیا ہو جاتا ہے۔ کبھی مشرف چودہ کروڑ عوام کے جذبات اور احساسات کو روندتے ہوئے کبھی قوم کو جاہل اور دقیانوس خیالات کے حامل قرار دیتا ہے اور کبھی قوم کی بیٹیوں کو نیکریں پہنا کر سڑکوں پر دوڑانے کیلئے زبان ہلاتا نظر آتا ہے اور ہر محفل اور جلسہ میں روشن خیال اور ماڈریٹ اسلام کے رونے روتا ہے۔

قصہ مختصر دونوں پہلوؤں پر غور کیا جائے تو ہر طرف اسی گوشت کے لوتھڑے کی ہی کارستانیاں نظر آتی ہیں۔ جس نے گھروں کو جہنم بنا دیا ہے۔ دلوں کو ویران کر دیا ہے۔ چہروں کو بے رونق کر دیا ہے' بھائی بھائی سے دست وگریبان باپ بیٹے کی بات نہیں مانتا' ماں بیٹی کی آپس میں نہیں بنتی۔

زبان کی معمولی سی بات کبھی کسی کو سرکش اور باغی بنا دیتی ہے اور اس کا معمولی سا بول ہی کسی زخمی دل کیلئے مرہم ثابت ہوسکتا ہے اور انسان کی درستگی کا سبب بن جاتا ہے۔

مشہور مقولہ ہے کہ تلوار کا زخم تو بھر جاتا ہے' لیکن زبان کا زخم تمام زندگی نہیں بھرتا۔ یہ ایک ایسی ناگن ہے جس کی پھنکار نے گھروں میں آگ لگادی ہے۔ انسان اور حیوان میں زبان سے ہی فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ نے جہاں دوسرے معاملات میں انسان کی رہنمائی فرمائی ہے' وہاں زبان کے استعمال کے معاملے میں بھی بنی نوع انسان کی رہنمائی فرمائی ہے۔ بڑی صراحت کے ساتھ تعلیم فرمائی ہے' کہ کس موقع پر کیسی بات کرنی ہے......؟ اور کس بات سے باز رہنا ہے......؟ اور کس کے ساتھ کیسے بات کرنی ہے......؟

اگر زبان کا صحیح استعمال کیا جائے اور اس کی حفاظت کی جائے تو اس سے بڑے بہترین نتائج سامنے آتے ہیں اور اگر اس کی حفاظت نہ کی جائے تو بڑے بڑے فتنے سر اٹھا لیتے ہیں۔

اچھی گفتگو

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یوں فرمایا ہے:

﴿قل لعبادی یقولوا التی هی احسن ان الشیطان ینزغ بینهم ○ ان الشیطان کان للانسان عدوا مبینا○﴾

''میرے بندوں سے فرما دیجئے کہ وہ بات کریں' جو اچھی ہو۔ بے شک شیطان ان کے درمیان دشمنی ڈالتا ہے' بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ یوں رہنمائی کی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا

﴿یا رسول الله اوصنی قال علیک بتقوی الله کانها جماع کل خیر وعلیک بالجهاد فی سبیل الله کانهار هبانیة المسلمین وعلیک بذکر الله وتلاوة کتابه فانه نور لک فی الارض وذکر لک فی السمآء واخزن لسانک الا من خیر فانک بذالک تغلب الشیطان﴾

''یا رسول اللہ! مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرتے رہو' یہی تمام بھلائیوں کا مرکز ہے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہنا۔ مسلمانوں کی فقیری یہی ہے اور ذکر الٰہی اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو۔ اس سے زمین میں تمہارے لئے روشنی اور آسمان میں تمہارا ذکر ہوگا اور اپنی زبان کو ہر بری بات سے بچائے رکھو۔ صرف بھلائی اور نیکی کی باتیں نکالو۔ اس سے تم شیطان پر

غالب رہوگے۔"

اللہ اکبر! دیکھئے کتنی پیاری بات اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بتائی۔ کتنا بہترین نسخہ تجویز فرمایا کہ اگر شیطان سے بچنا چاہتے ہو تو اپنی زبان پر کنٹرول کرو۔ اچھی بات کرو، سچی اور نیکی کی بات کرو۔ کیونکہ اس خوش گوئی سے لوگوں میں آپس میں محبت جنم لیتی ہے۔ زبان کے غلط استعمال کے ذریعے شیطان لوگوں کے درمیان حسد، انا، بدگوئی، بغض اور کینہ کے بیج بوتا ہے۔

کسی عقلمند ودانا کا مقولہ ہے، پہلے سوچو پھر تولو اور پھر بولو۔ لیکن آج ہمارا حال کیا ہے......؟ یہ ہر بندہ اپنے متعلق خود ہی فیصلہ کرے۔

آواز پست رکھنے کا حکم

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انسان کو زندگی میں پیش آنے والے عوامل اور ان کے درست طریقوں سے خبردار فرمایا۔

سورۃ لقمان میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان علیہ السلام کی نصائح کو جو انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمائی تھی، بیان فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی ہے کہ:

﴿واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر﴾

"اپنی آواز پست رکھو، بے شک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھے کی ہوتی ہے۔"

دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سخت لہجے اور چیخ چلا کر بولنے سے پرہیز کرو، کیونکہ جب انسان چیخ کر بولتا ہے، اس کی آواز غصے کی وجہ سے بھدی سی ہو جاتی ہے، جو سمجھدار انسان کے شایانِ شان نہیں کہ گدھوں کی طرح چلائے، گدھے کی آواز سن کر سب ہی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

جھوٹ سے بچنے کی تلقین

جھوٹ کے معنی غلط بیانی کے ہیں۔ یہ بہت بری عادت ہے۔ اس شخص کو جو جھوٹ کا ارتکاب کرتا ہے، معاشرے میں کوئی پسند نہیں کرتا۔ یہ ہماری روزمرہ زندگی کا مشاہدہ ہے، کہ ہم میں سے ہر آدمی جھوٹے کو ناپسند کرتا ہے، چاہے خود کتنا ہی جھوٹ بولتا ہو۔

جھوٹ کی قرآن اور حدیث میں بڑی مذمت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ زمر میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے۔"

ناشکرا

اسلام کے محاورہ میں سخت ترین لفظ لعنت آیا ہے۔ لعنت کے معنی اللہ کی رحمت سے محرومی اور اس کے در سے دھتکارے جانے کے ہیں۔ جھوٹ بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ جو جھوٹا ہو، اس پر خدا کی لعنت کی جائے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین﴾

پھر دعا کریں، تو ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی جھوٹ سے بچنے کی تلقین کی اور اس کے نقصانات سے آگاہ فرمایا۔

فرمایا پیارے پیغمبر ﷺ نے کہ منافق کی تین علامتیں ہیں

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
۲۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔
۳۔ جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے۔ (بخاری)

مومن آدمی کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ چاہے اسے دنیاوی لحاظ سے کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔ جھوٹ انسان کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیتا ہے اور لعنت کا مستحق ٹھہراتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہوسکتا ہے۔ پھر آپ ﷺ سے عرض کیا گیا مومن بخیل ہوسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہوسکتا ہے۔ پھر آپ سے عرض کیا گیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے......؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

معلوم ہوا کہ ایمان اور جھوٹ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کے یکجا ہونے کا کوئی جواز ہی نہیں۔ جس طرح کفر اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے، اسی طرح جھوٹ اور ایمان کی بھی راہیں جدا ہیں۔

غیبت اور چغلی کرنا

غیبت کرنا اور چغلی کرنا اور مسلمانوں کو ان کے اخلاق وکردار یا ان کے جسمانی عیوب کے حوالے سے مذاق کرنا، یہ ایسی محرمات اور ممنوعات ہیں، کسی بھی مسلمان کو ان میں تساہل نہیں برتنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ان تمام باتوں سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یایھا الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونو خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون﴾ (الحجرات)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ نہ ایک قوم دوسری قوم کا مذاق اڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القابات سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام گناہ ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئے تو وہی ظالم ہیں۔"

اس کے بعد پھر دوسری آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

﴿ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقو اللہ ان اللہ تواب رحیم٥﴾

"اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے، جو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے۔ دیکھو تم خود اس کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو

اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔"

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے آپس میں ایک دوسرے کی عزت نفس کی حفاظت اور معاشرتی بگاڑ سے بچاؤ کی کس قدر تلقین فرمائی ہے اور اگر غور کیا جائے تو مندرجہ بالا آیات میں بیان کی جانے والی ممنوعات ہی اکثر معاشرتی سکون کو تہہ و بالا کر دیتی ہیں۔

یہ دنیا ایک مشین کی مانند ہے۔ جس طرح ایک انجینئر اپنی تیار کردہ مشین کے بارے میں بتاتا ہے کہ اس کو کس طرح استعمال کرو گے' تو صحیح رہے گی' ورنہ مشین کا بیڑہ غرق کر لو گے اور اپنا جانی نقصان بھی کر بیٹھو گے۔ اب جو اپنی مرضی کرے گا تو نتیجہ سب کے سامنے ہے۔ اس کا انجام کیا ہوگا......؟

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں رہنے کے طریقے انسان کو بتلائے ہیں۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہیں کرے گا' تو دنیا اور آخرت میں اسے ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آج کے دور میں اقدار تیزی سے تبدیل ہو رہی ہیں۔ دین سے عملی لحاظ سے دوری کی وجہ سے ہم نے اپنے لئے ایسے مسائل پیدا کر لئے ہیں کہ ہمیں ان حالات و مشکلات کا سامنا کرنا یا ان کا مقابلہ کرنا بہت دشوار ہے۔ زبان کے ذریعے ایک دوسرے کی عزت نفس کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ذہنی امراض کی علاج گاہیں ایسے مریضوں سے بھری پڑی ہیں' جن کو اپنوں نے زخم دیئے اور دن رات کچوکے لگا کر جذباتی طور پر یوں زخمی کر دیا کہ وہ زندوں میں رہے نہ مُردوں میں۔

اگر اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ان آیات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دوسروں کے عیب تلاش کرنے کی بجائے' دوسروں کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے کی بجائے اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کریں اور اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی کمزوریوں سے چشم پوشی کر کے اس کی اصلاح کی غرض سے طنزیہ تیر برسائے بغیر اس کی غلطی سے اس کو آگاہ کر دیں۔ تو معاشرہ پیار کا' محبت اور جانثاری کا گہوارہ نہیں بنے گا......؟ ضرور بنے گا' لیکن ہم خود ہی اس معاشرے کی بدامنی اور بے سکونی کا سبب بنے ہوئے ہیں۔

" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لایدخل الجنة نمام﴾

"چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

جبکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح بیان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے' جنہیں عذاب ہو رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور انہیں کسی بڑی بات پر عذاب نہیں ہو رہا۔ ہاں کیوں نہیں یہ کام (عذاب ہونے میں) بڑے بھی ہیں۔ ان میں سے ایک تو چغلی کھایا کرتا تھا۔

چغلی کھانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ چغل خور وہ آدمی ہے جو لوگوں کی باتوں کو سن کر کسی دوسرے سے بیان کرے' جسے وہ باتیں اچھی نہ لگتی ہوں' تا کہ ان میں فساد پیدا کر دے' یا دو دوستوں کے مابین فساد پیدا کرے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔

ہنسی اڑانا

نازیبا ہنسی مذاق کرنا اور کسی کو تضحیک کا نشانہ بنانا بھی بہت خراب عادت ہے۔ کچھ لوگ اپنی تفریح طبع کیلئے دوسروں کو اپنے مذاق کا نشانہ بناتے ہیں' حالانکہ جس شخص کی تضحیک کی جاتی ہے' وہ ذہنی و قلبی طور پر شدید ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے اور بعض اوقات احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس قبیح عادت سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے' تا کہ دوسرے انسان کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم﴾

"بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سے عزت والا وہ شخص ہے' جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔"

سورۃ حجرات میں ارشاد ہے:

﴿یا ایھا الذین امنو لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون﴾

"اے ایمان والو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں (ممکن ہے کہ جن پر ہنستے ہیں) وہ خدا کے نزدیک ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسیں' عجیب نہیں کہ جن پر وہ ہنستی ہیں' وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برے نام گناہ ہیں اور جو ان حرکات سے باز نہ آئیں وہ ہی خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔"

غور کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ظالم قرار دیا ہے' جو دوسروں کی تضحیک کرتے ہیں یا دوسروں کے برے نام تجویز کرتے ہیں۔ جس کو وہ شخص جس کا نام لیا جائے' ناپسند کرے۔ اس لئے ہمیں اس عادت سے بچنا چاہئے' کیونکہ نہ تو اس سے کوئی دنیا کا فائدہ ہے اور نہ آخرت کا۔ ہاں البتہ آپس میں دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور شیطان خوش ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب الگ رہا۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انسان عذاب کا مستحق ٹھہر جاتا ہے۔ اسی کی وضاحت میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مشہور حدیث کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا مفلس کون ہے......؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے پاس مال نہیں وہ مفلس ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں میری امت کا مفلس وہ شخص ہے' جو قیامت کے دن بہت سی نیکیاں (نمازیں' روزہ' زکوٰۃ' حج) لے کر آئے اور اس کے جنت میں جانے کا فیصلہ بھی ہو جائے گا' ابھی وہ جانے ہی لگے کہ ایک حقدار آ جائے گا' یا اللہ آپ اس کو جنت میں بھیج رہے ہیں' اس نے میرے ساتھ ظلم کیا تھا۔ دوسرا آ جائے گا یا اللہ اس نے مجھے گالی دی تھی۔ تیسرا آ جائے یا اللہ اس نے میری غیبت کی تھی۔ مجھ پر بہتان لگایا

باقی: صفحہ 16 پر